صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 10 دسمبر 2024ء بمطابق 7 جمادی الثانی 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر آٹھ منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ ۙO عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕO خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙO عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَ السَّمَآءَ رَفَعَہَا وَ وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙO اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَ اَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَ الۡاَرۡضَ وَضَعَہَا لِلۡاَنَامِ ۙO فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ ۪ۙ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے اِس قرآن کی تعلیم دی ہے اُسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ **و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔**

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب فضل حکیم خان صاحب منسٹر، آج کے لئے، جناب محمد انور خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد اقبال خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب زاہد چن صاحب مشیر، آج کے لئے، جناب شیر علی آفریدی صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب افتخار اللہ جان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد عارف صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب زبیر خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted. Item No. 06. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention notice No. 118, not present, it lapsed. Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 138, not present, it lapsed.

ڈی چوک اسلام آباد کے ناخوشگوار واقعہ پر بحث (جاری)

Madam Deputy Speaker: Item No. 07. Malik Adil Sahib. Ji Muhammad Abdul Salam.

جناب محمد عبدالسلام: **اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ۔** شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، 26 نومبر 2024ء کو جو ریاستی دہشت گردی پر امن نہتے پاکستانیوں کے ساتھ ڈی چوک اسلام آباد میں جو ہوا، میں یہاں اسمبلی فلور پہ، اس میں ہمارے بہت سے ساتھیوں نے بات کی ہے، وہ سپیچز جو ہمارے ساتھیوں نے کی ہیں معزز ایوان میں، وہ اصل میں چشم دید گواہ ہیں۔ اس رات ڈی چوک میں جو ریاستی دہشت گردی ہوئی تھی کیونکہ ہم سب اس کے Eye witness ہیں، یہاں پر جو بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سب اس کے عینی شاہد اور وہ ہمارے جس جس ساتھی نے بھی بات کی ہے، وہ اصل میں اس کا چشم دید گواہ ہے۔ اس واقعے میں ریاستی دہشت گردی جو نہتے محب وطن شہریوں کے ساتھ جو کی گئی تھی، میڈم سپیکر صاحبہ، 24 نومبر 2024ء کو پاکستان تحریک انصاف کے پر امن نہتے محب وطن شہری اپنے قائد کی کال پہ ڈی چوک احتجاج کے لئے جا رہے تھے، راستے میں مختلف جگہوں پہ، درجنوں جگہوں پہ کانٹینرز لگا کر غیر آئینی طور پہ راستے روکے گئے، پر امن احتجاج پاکستانی آئین کے مطابق ہر ایک کا حق ہے، اب پاکستان تحریک انصاف نے پر امن احتجاج، ہر جگہ جدھر بھی کیا ہے، پاکستان تحریک انصاف نے پر امن احتجاج کیا ہے، چاہے ہم لاہور گئے ہیں، اسلام آباد میں پہلے ڈی چوک گئے، جدھر بھی احتجاج کیا، 2014ء میں ایک سو چھبیس (126) دن کا ہم نے پر امن دھرنا دیا تھا، کسی کا ایک گملہ بھی نہیں توڑا، اس دفعہ بھی ہم پر امن احتجاج کے لئے اپنے قائد کے حکم کے مطابق جا رہے تھے، ہمارے دو تین Simple مطالبات تھے، پہلا مطالبہ یہ تھا کہ پاکستان میں آئین اور قانون کی حکمرانی ہو، پاکستان میں آئین کو مکمل بحال کیا جائے، یہی ہمارا

مطالبہ تھا۔ دوسرا مطالبہ ہمارا یہ تھا کہ جو مینڈیٹ چوری ہوا ہے آٹھ فروری 2024ء کو، کیونکہ ووٹ ایک امانت ہوتا ہے، اس قوم کی امانت تھا وہ ووٹ، اس پہ ڈاکہ ڈالا گیا تھا، اس مینڈیٹ کی واپسی کے لئے یہ دوسرا مطالبہ تھا کہ وہ مینڈیٹ واپس کیا جائے، پاکستان کے پچیس کروڑ عوام کو۔ تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ جو ہمارے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز اور نہتے شہریوں کو انہوں نے پابند سلاسل کیا ہوا ہے، جیلوں میں ڈالا ہوا ہے، ان کا گناہ صرف یہ تھا کہ پاکستان میں آئین کی بحالی وہ چاہتے تھے، اس ملک کی حقیقی آزادی وہ چاہتے تھے، وہ حقیقی آزادی کے Freedom fighters ہیں، ان کو انہوں نے قید کیا ہوا ہے، ان کا مطالبہ تھا کہ ان Freedom fighters حقیقی آزادی کے وہ جو Fighters ہیں، ان کو آزاد کیا جائے، اس مطالبے کے لئے ہم پر امن طریقے سے احتجاج کے لئے جار ہے تھے۔ درجنوں مقامات پر پنجاب میں راستے بند کئے گئے تھے، آنسو گیس کے شیل، ربڑ بلٹس فائر کئے گئے ہمارے نہتے شہریوں پہ، جو کہ یہ غیر آئینی اور غیر قانونی، پہلے تو اس کا بھی احتساب ان کے ساتھ کرنا چاہیئے کہ آئین ہمیں اجازت دیتا ہے، آپ لوگوں نے غیر آئینی طریقے سے جو قومی خزانے کو نقصان دیا ہے، اس کا ازالہ ان سے کرنا ضروری ہے، اس کا بھی مطالبہ ہے ہمارا۔ دوسرا میڈم سپیکر صاحبہ، ہمارا ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ پنجاب میں ہمارے جتنے ورکرز زخمی ہوئے ہیں اس دوران، ان کی ایف آئی آر پنجاب کی ناجائز وزیر اعلیٰ، ادھر آئی جی (پنجاب) اور جو وزیر داخلہ محسن نقوی ہے، ان سب پر پنجاب میں ہونی چاہیئے، باقی ادھر سے اسلام آباد دو ڈھائی گھنٹے کا راستہ تھا، تقریباً وہ دو ڈھائی گھنٹے کا راستہ ہم نے تین دن میں طے کیا، ان کے وہ غیر آئینی ہتھکنڈوں کی وجہ سے، اور جب تین دن بعد ہمارا یہ پر امن قافلہ اسلام آباد میں داخل ہوا، تین دن کے تھکے ہوئے تھے، بھوکے پیاسے تھے، جب اسلام آباد میں ہم داخل ہوئے تو وہاں پر آنسو گیس اور ربڑ بلٹس وہ انہوں نے بے انتہا، دوسرا انہوں نے ادھر سے جو Sniper shooters بٹھائے ہوئے تھے بلڈنگز کے اوپر، وہ وہاں سے Direct target killing کر رہے تھے، وہ Sniper shooters جو گن استعمال کر رہے تھے، وہ American guns تھے، American guns انہوں نے Use کیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہمارا یہ بھی آپ سے مطالبہ ہے کہ آپ اپنے ہم منصب، امریکی آپ کا ہم منصب ہے، ان کو یہاں سے لیٹر دیا جائے کہ کیا آپ لوگوں نے پاکستان کو یہ جو Guns دی تھیں Sniper shooters کے لئے، یہ محب وطن نہتے شہریوں کے خلاف دیٔ تھیں یا وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لئے دیٔ تھیں؟ ہم تو یہاں کسی پہ دہشت گردی کے لئے نہیں گئے تھے، ہم تو اس ملک میں آئین کی بالادستی کے لئے گئے تھے تو پھر وہ American guns کیوں ان پر امن شہریوں کے خلاف استعمال کی گئیں؟ اس کی بھی انکوائری ہونی چاہیئے، آپ اپنے ہم منصب، امریکی ہم منصب سے جو قانونی طور پہ آپ ان کو لیٹر کریں کہ یہ کیوں اس طرح ہوا؟ دوسرا پھر جب پاکستان تحریک انصاف کے وہ پر امن شہری آنسو گیس کے شیل سے، ربڑ بلٹس سے اور سنائپر کی Target killing سے وہ خوف زدہ نہیں ہوئے، ادھر وہ اپنے احتجاج ریکارڈ کرنے کے لئے بیٹھے رہے تو رات کے اندھیرے میں منظم طریقے سے ملٹری فورسز کے ذریعے ان پہ Direct firing کی گئی، ہمارے سینکڑوں ساتھی شہید ہو گئے، سینکڑوں زخمی ہو گئے، ابھی تک کافی سارے ہمارے دو سو (200) کے قریب ہمارے ورکرز لاپتہ ہیں۔

میڈم سپیکر صاحبہ، یہ ریاستی دہشت گردی، اس کو کوئی اور نام ہم دے نہیں سکتے، کیونکہ بالکل کھلم کھلا ریاستی دہشت گردی تھی، 24 نومبر اور 26 نومبر کی رات پاکستان تحریک انصاف کے پرامن شہریوں کے خلاف جو ہوئی میڈم سپیکر صاحبہ، وہاں پر میں خود شام کے وقت ادھر نماز پڑھ رہا تھا، میرے ساتھ میرے حلقے کے کچھ اور بھی ساتھی تھے، وہاں پر جو اوپر Target sniper shooters بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے ہم پہ فائر کیا، ہمارے سروں کے اوپر سے درخت کی شاخوں کو چیرتی ہوئی گولیاں گزر گئیں، ڈاکٹر امجد صاحب نماز پڑھ رہے تھے، اس کے پیچھے صف میں انہوں نے نمازی کو نشانہ بنایا، وہ ادھر شہید ہو گیا، ان کو ہسپتال لے گیا، کنٹینر سے نمازی کو انہوں نے پھینکا، نماز پڑھنے نہیں دے رہے تھے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، امام حنبلؒ کا ایک واقعہ میں یہاں پہ بیان کرنا چاہوں گا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، امام حنبلؒ کا ایک واقعہ ہے، ان کو جب قید میں ڈالا گیا، امام احمد بن حنبلؒ کو، تو ان پہ ایک سپاہی تعینات کیا گیا تھا، اس سپاہی کو امام احمد بن حنبلؒ سے کافی عقیدت تھی، وہ ایک دن امام احمد بن حنبلؒ کے پاس آئے، ان کو کہا کہ مجھے ذمہ داری دی گئی، آپ کے اوپر میری ڈیوٹی ہے، یہاں کی دیکھ بھال میری ذمہ داری ہے، میں سرکاری ملازم ہوں، یہ جو کچھ میں کر رہا ہوں، یہ میرے فرائض میں شامل ہے تو آیا روز قیامت مجھ سے ظالموں کے سہولت کار کی جو Treatment ہے، وہ میرے ساتھ کی جائے گی یا مجھے ظالموں کا سہولت کار تصور کیا جائے گا؟ امام احمد بن حنبلؒ نے اسے جواب دیا کہ نہیں آپ کے ساتھ ظالموں کے سہولت کار کا رویہ نہیں رکھا جائے گا، بلکہ آپ ظالموں میں سے ہو، میڈم سپیکر صاحبہ، جو نفرت احکامات جاری کرنے والوں سے ہونی چاہیئے، اتنی ہی نفرت احکامات پہ عمل کرنے والے سے بھی کرنی چاہیئے ہمیں، جتنے برے احکامات ماننے والے ہیں، اتنے برے احکامات جاری کرنے والے بھی ہیں، اگر اس طرح نہیں تو پھر کربلا کے واقعے میں جنہوں نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے خاندان کے ساتھ جو سپاہیوں نے ظلم کیا تھا، ان کو شہید کیا تھا، پھر تو وہ بری ہو گئے، پھر تو ان کا کوئی قصور نہیں، وہ تو کہیں گے ہمیں تو یزید نے حکم دیا تھا، ہم نے بادشاہ وقت کے حکم کی تعمیل کی تھی، نہیں، ہر ایک ادھر اتنا ہی گنہگار ہے، ہر ایک وہ عمل کرنے والا جتنا عمل احکامات دینے والے کا ہے، تو یہ انتہائی ظلم ہوا ہے اور یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا، پاکستان کی تاریخ، بابڑہ 12 اگست 1948ء کو ابھی پاکستان کا سال بھی نہیں ہوا تھا، وہاں پر نہتے پرامن مظاہرین کو شہید کیا گیا، سینکڑوں کی تعداد میں، 1971ء کا سانحہ، پاکستان کا سانحہ ہو، ذوالفقار علی بھٹو کا عدالتی قتل ہو، آرمی پبلک سکول کا واقعہ ہو، ماڈل ٹاؤن میں پرامن شہریوں کی شہادت ہو یا ڈی چوک، بے نظیر بھٹو کی راولپنڈی لیاقت باغ میں شہادت ہو، ڈی چوک میں پاکستان تحریک انصاف کے نہتے شہری کی شہادت ہو، پوری قوم جان چکی ہے کہ ان سب کے پیچھے ایک ہی قوت ہے اور وہ قوت ہے ہمارے ملک کے جرنیل، انہوں نے اس پاکستان کو ہر دفعہ ڈسا ہے، ان شہریوں کو ہر دفعہ پاکستان کو انہوں نے نقصان دیا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، یہ جرنل ڈائر (Dyer) کے پیروکار انہوں نے ہمارے نہتے شہریوں کو ہمارے ساتھیوں کو شہید کیا ہے، ان شہیدوں نے تو اپنے لہو سے انقلاب کے بیج بو دیئے ہیں، یہ اس جرنل ڈائر کے جو ساتھی ہیں، ان سے ہم سوال کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے نہتے شہریوں پہ گولی کیوں چلائی؟ تین دن کے بھوکے، پیاسے نہتے شہریوں پہ تم لوگوں نے گولی کیوں چلائی؟ ہم تو آئین کی پاسداری کے لئے گئے تھے، اس ملک میں

آئین کی حکمرانی اور قانون کی حکمرانی مانگنے کے لئے گئے تھے، تم نے کیوں گولی چلائی؟ ہم تو اپنے چوری شدہ مینڈیٹ مانگنے کے لئے گئے تھے، کیوں وہ گولیاں چلائیں، ہم تو اپنے قائد عمران خان کی رہائی مانگنے کے لئے گئے تھے، کیوں گولیاں چلائی؟ ہم لوگوں پہ یہ ظلم بربریت پہلی دفعہ نہیں ہوا، پہلے بھی ہوئی ہے، ان شاء اللہ پاکستانی قوم جان چکی ہے، ان شاء اللہ وقت قریب قریب ہے، ان لوگوں کا خاتمہ ہر دنیا میں مختلف جگہوں پہ اس طرح جو غاصب قوتیں ہیں، ان کا خاتمہ ہو رہا ہے، ان شاء اللہ ان کا بھی خاتمہ بہت جلد ہو گا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، دوسری، وہاں پر رینجرز کچھ اہلکار ہلاک ہوئے تھے، وہ بھی کسی گاڑی والے نے ان کو کچلا تھا، گاڑی والوں کی گاڑی پکڑی گئی، اس کی شناخت ہو گئی ہے، کون ہے، کس پارٹی سے ان کا تعلق ہے؟ سارا کچھ، ان کے بیانات بھی آ گئے، گاڑی بھی پکڑی گئی، پھر بھی ان کی ایف آئی آر عمران خان پہ ہو رہی ہے، عجیب بات ہے، پاکستان میں کہیں کتا بھی مرتا ہے تو اس کی ایف آئی آر وہ Direct عمران خان پہ کرتے ہیں، یہ بھی بہت ہی وہ گھٹیا حرکتیں جو بے گناہ غلط قسم کے کیسز عمران خان پہ یہ لوگ ڈال رہے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ان کا Moto ہے، ایمان، تقویٰ، جہاد، ان کا ایمان اور تقویٰ بھی ہم نے دیکھ لیا، ان ستتر (77) سالوں میں جہاد بھی ان کا دیکھا ہے، ایمان، تقویٰ تو ان کا یہ ہے کہ نمازیوں پہ یہ فائر کرتے ہیں، نماز کے لئے وہ بنی اسرائیل تو ہم نے دیکھے تھے، خبروں میں وہاں پہ مسجدوں میں نمازیوں پہ وہ فائر کرتے ہیں، ہمارے دل خون کے آنسو روتے تھے، ادھر ابھی خود پاکستان میں ہمارے جو کلمہ پڑھنے والے ہیں، وہ ہم نے دیکھے کہ وہ نمازیوں پہ کس طرح گولیاں برسا رہے ہیں، نمازیوں کو کس طرح کنٹینروں سے نیچے پھینک رہے ہیں، ان کا ایمان اور تقویٰ ان میں کچھ نہیں، جہاد، یہ ہم نے اپنے بچوں کے منہ کے نوالے ان کو کھلائے تھے کہ کشمیر یہ آزاد کریں، کشمیر تو یہ آزاد نہیں کر سکے، اپنی قوم کو فتح کرنے کے لئے نکلے، ان کو جہاد کا جب ٹائم ان کا آتا ہے تو پھر ان کے نوے ہزار فوجی اسلحہ پھینکتے ہیں، نوے ہزار، شرم کی بات ہے، اب بھی انڈیا نے اپنے عجائب گھر ان کی وردیوں سے سجائے ہوئے ہیں، جو پاکستانی پچیس کروڑ عوام کے لئے شرم کا مقام ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، اس کے بعد اسلام آباد میں انہوں نے نسلی تعصب پھیلانے کی جو کوشش کی، پشتون وہاں پر جو مزدوری کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں، وہاں کام شام کر رہے ہیں، محنت مزدوری کر رہے ہیں، ان کا کاروبار ہے، ان لوگوں نے تنگ و پریشان کرنا شروع کر دیا۔ جدھر دیکھتا ہے، پختون ہے، اس کو پکڑتے ہیں اور ان کو جیلوں میں ڈالتے ہیں، اسے ایف آئی آروں میں نامزد کرتے ہیں، ایف آئی آر بھی دہشت گردی کی، ریاستی دہشت گردی تو ریاست نے کی ہے، ہم پر امن لوگوں نے تو کوئی دہشت گردی نہیں کی ہے، پھر جب ادھر وہ مزدوری اور کام کے سلسلے میں گئے، ان پہ بھی یہ ریاستی دہشت گردی، ریاستی دہشت گردوں نے ان پہ بھی دہشت گردی کی دفعات میں ان کو شامل کیا ہے، ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں، ان کو کہتے ہیں کہ نسلی تعصب مت پھیلائیں، پاکستان تحریک انصاف پاکستان اتحاد اور اتفاق کی بات کرتی ہے، ہم ایک یونٹ پاکستان کی مضبوطی کی بات کرتے ہیں، انہوں نے جو نفرتیں پھیلائی ہیں، بلوچستان میں اس طرح کے اڈے بھی، آٹھ اضلاع اس طرح ہیں کہ وہاں پر پاکستانی پرچم یہ نہیں لہرا سکتے، وہاں پر سکولوں میں پاکستان کا ترانہ یہ نہیں گا سکتے، اس طرح کے حالات انہوں نے بنائے ہیں، ان کی ان غلط پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان تقسیم در تقسیم ہوتا جا رہا ہے، اداروں کی

توہین ہو رہی ہے، ان اداروں کو لوگ کس نظر سے ابھی دیکھ رہے ہیں، یہ ان غلط اقدامات کی وجہ سے، ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے میڈم سپیکر صاحبہ، ہماری پھر ایک دفعہ ریکویسٹ ہے کہ پشتونوں کے ساتھ جو نسلی تعصب ہو رہا ہے، اس سے باز رہیں، یہ پشتونوں کے حقوق کے علمبردار کے نام پہ جو سیاست کرے اس ملک میں، وہ ادھر اسلام آباد میں ان کا لیڈر بیٹھا ہوا ہے، بلوچستان کے لوگوں کے حقوق پہ ڈاکہ ڈال کر سینیٹر بنا ہوا ہے، وہ ان کے لئے آواز نہیں اٹھارہا، بلکہ وہ ان کی ناک کے نیچے ادھر پشتونوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے، وہ اس کے بارے میں بیان ہی نہیں دے رہا ہے، یہ بیان پشتونوں کے متعلق اور پشتونوں کے ساتھ جو ظلم ادھر وہ کر رہے ہیں، پشتون مزدور کاروں کے ساتھ کاروباری لوگوں کے ساتھ، یہ تو ان کو بھی اس پہ آواز اٹھانا، چاہے ان کے ساتھ اتحادی بیٹھا ہوا ہے، وہ ان کے بارے میں بات ہی نہیں کر رہا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں پھر ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ یہ پشتونوں کے ساتھ جو زیادتی کر رہے ہیں، یہ نہ کی جائے، پشتون ایک غیرت مند، بہادر قوم ہے، پاکستان کے پشتونوں کی تاریخ بہادری سے بھری پڑی ہوئی ہے، یہ جو ظلم ہوا ہے، اس کا ان شاء اللہ تعالیٰ ان سے انتقام لے گے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَـٰفِرِينَ۔ پاکستان پائندہ باد۔

("عمران خان زندہ باد" کے نعرے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب عبدالہادی صاحب۔

<u>جناب علی ہادی:</u> اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ "الحمدُ لِأهلِهِ، و الصلوۃُ و السلامُ علیٰ أهلِها، أما بعد ۔ جناب سپیکر، اپنی لب کشائی سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا میڈم، اس کے ساتھ ساتھ چونکہ احمد بھائی یہاں پہ موجود نہیں ہے، احمد بھائی کا بھی میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو Effort کی، امن کی بحالی کے لئے، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے غنی بھائی نے بھی بذات خود مجھ سے پوچھا، امن کے لئے ایک مثبت کردار ادا کرنے کا انہوں نے مشورہ بھی دیا، الحمد للہ امن کے لئے ہم تگ و دو کرتے رہیں گے، میں غنی بھائی کا اور احمد کنڈی بھائی دونوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ میڈم، میں نے پچھلی سپیچ میں نے بات کی تھی، صرف کچھ پوائنٹس انسانیت کے ناطے جو میں چاہتا ہوں کہ یہاں پہ پیش کروں، جو کنزلی زئی میں جو واقعہ ہوا تھا، وہاں پہ موجود ایک انسان ہونے کے ناطے جو لقب اللہ رب العزت نے ہمیں دیا ہوا ہے اشرف المخلوقات کا، اس کے ناطے جب ہم ڈی ایچ کیو پہنچے، جو وہاں پہ زخمی تھے، ہم تب تک وہاں پہ موجود تھے جب تک بحفاظت انہیں کیمپ منتقل نہیں کر دیا گیا، یہاں تک ہم نے اس بات کا ذکر کیا کہ انہیں Free medicines فراہم کی جائیں جب تک یہ صحت یاب نہیں ہو جاتے But on the other hand coming straight to the point جب یہ اوچت کا واقعہ ہوا، Convoy پہ ساری باتیں ایک جگہ لیکن یہ چھ ماہ کے بچے کا جس انداز میں ٹارگٹ کیا گیا، جس انداز میں اسے شہید کیا گیا، یہ کوئی انسان نہیں کر سکتا، یہ انسان کی شکل میں درندے موجود ہیں جو

دین اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی بچی جو تین چار سال کی تھی، اس کے منہ میں فائر کھول دیا گیا ہے، یہ کہاں کا انصاف ہے، آیا ان کا کوئی دین اسلام سے تعلق ہے؟ جتنا مجھے لگتا ہے، دین اسلام سے ان کا کوئی دور دور تک تعلق نہیں ہے، وہ مائیں، بہنیں جو زخمی حالت میں پناہ مانگنے گئی تھیں، گھروں سے ان کو یہ جواب ملتا ہے کہ اگر ہم نے آپ کو پناہ دی تو ہمارے گھر جلائے جائیں گے، میم! میری گزارش ہے کہ پہلے تو انفارمیشن لی جائے کہ یہ کون سے لوگ ہیں جو ان لوگوں پہ اتنے حاوی ہو چکے ہیں کہ وہ ڈر کے مارے زخمی Female کو پناہ نہیں دے پا رہے، ایک گھر میں جب انہوں نے زندہ پناہ لی ہے، انہوں نے ان کو زندہ لے گیا ہے اور مردہ واپس باہر لایا گیا، صرف کہنے کا مقصد میرا یہ ہے کہ جہاں پہ جو بھی قتل ہو رہا ہے، انسان ہے، ایک انسان ہونے کے ناطے یہ ہمارا ایمان ہے کہ کوئی بے گناہ انسان اگر قتل ہوتا ہے تو پوری انسانیت کا قتل ہے، اس چیز پہ ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ یہ تیسرا پوائنٹ ہے، مختلف تنظیموں اور مختلف گروپوں کی بات کی جاتی ہے، یہ بات 2007ء سے لے کر 2011ء تک کوئی "زینبیون" کی بات کرتا ہے، کوئی "فاطمیون" کی بات کرتا ہے، ایسے بہت سارے گروپوں اور تنظیموں کی بات کی جاتی ہے، چار سال ہم نے ایسی مسلح تنظیموں جو کرم میں آئی ہوئی تھیں، ان کے خلاف ہم نے بذات خود جنگ لڑی ہے، جب 2007ء سے لے کر 2011ء تک یہ باتیں ہوئی ہیں، Research کی گئی اور Research میں یہ انفارمیشن دی گئی ہے کہ کرم میں کوئی بھی "زینبیون" موجود نہیں ہے، کوئی بھی "فاطمیون" موجود نہیں ہے کہ (فارسی) تو رائی نہ مسلح تنظیم منی، نہ ئے سپورٹ کوی، نہ ئے پریږدی، یہ ایک تاریخ ہے، میں صرف یہ کہوں گا، ایک فقہی مسئلہ ہے، ہم زیارات کی قدر بھی کرتے ہیں، عزت بھی کرتے ہیں لیکن رہتے تو ہم پاکستان میں ہیں، پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق ہم یہاں پہ زندگی گزارنا چاہتے ہیں، صرف میں یہ کہوں گا کہ کرم میں کوئی بھی مسلح تنظیم موجود نہیں ہے، جہاں پہ موجود ہے، وہاں پہ بھی آپریشن چل رہا ہے۔ آخری بات Across the border میرے کرم میں لوگ آ رہے ہیں، دہشتگردی پھیلا رہے ہیں، بدامنی پھیلا رہے ہیں، اس بات کی Research کی جائے کہ یہ لوگ جو آتے ہیں، انہیں کون لاتا ہے، انہیں پناہ کون دیتا ہے، انہیں سپورٹ کون کرتا ہے، انہیں Facilitate کون کرتا ہے؟ شکر الحمدللہ ہمارے پاس Dual nationality نہیں ہے، سوائے پاکستان کے ہمارے پاس کوئی Nationality نہیں ہے، اس پاکستان کے ساتھ ہم مخلص ہیں، ہم محب وطن ہیں، ہمیں اس مٹی سے کوئی جدا نہیں کر سکتا، ایک ہی راستہ ہے کہ ہمیں قتل کر دیا جائے، سپرد خاک کر دیا جائے لیکن پھر بھی جب ہم سپرد خاک ہونگے، اسی مٹی میں ہم سپرد خاک ہونگے۔ یہ جتنے پوائنٹس میں نے یہاں پہ پیش کئے ہیں، میں گزارش کروں گا کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی ایسی ہو جو جھوٹی ہو، مجھے اسی اسمبلی سے اٹھایا جائے، اسی اسمبلی میں مجھے کہا جائے کہ آپ اس قابل نہیں ہو کہ اس ایوان میں بیٹھیں۔ (تالیاں) میری گزارش ہے کہ Research کی جائے ان باتوں پہ، شکر الحمدللہ ہم Narrow minded لوگ نہیں ہیں، Broad minded ہیں، تحقیق کی جائے ان باتوں کی، اگر ان میں ایک سو تر بھی شک وشبہ ہو، آپ مجھے اسی اسمبلی کے فلور سے اٹھائیں، اسی اسمبلی کے فلور پہ مجھے کہیں کہ آپ اس قابل ہی نہیں کہ اس اسمبلی فلور پہ بیٹھیں، کیونکہ

ہم نے حلف لیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر، جھوٹے پہ اللہ کی لعنت ہوتی ہے، ہم جھوٹ نہیں بولیں گے، میری یہ گزارش ہے کہ یہ کرم کے امن وامان کے لئے جتنی Efforts صوبائی اسمبلی اور صوبائی حکومت نے کی ہیں، میں مشکور ہوں، Medicines نہیں تھیں، وہ فراہم کی گئی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ وہاں پہ جو زخمی تھے، ان کو باحفاظت پشاور منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں پہ ٹھیک کام ہو گا، ہم ٹھیک ٹھاک کہیں گے، میں صوبائی گورنمنٹ کا تہہ دل سے مشکور ہوں، ایسے ہی تعاون اپنے کرم کے لئے چاہتا ہوں، السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ہادی صاحب۔ جناب عبید الرحمان صاحب، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ریاض شاہین صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب محمد ریاض: اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا– اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔زه اول خو د صوبائی حکومت چې د کرمې د پاره څه کردار ادا کوی لګیا دے، ګیلې مو ډیرې دی، اوس به هم یو ګیله کوم خو فی الحال چې کوم څه راوان دی، د هغې شکریه ادا کوم، خاص کر د منسټر ایګریکلچرل او وزیر قانون ته چې کومه خبره پرون مونږه ورته کړې وه چې پارا چنار ته په هیلی کاپټر کښې دوائیانی ځی، هلته علاقه کښې اپر کورم کښې تری مینګل اوس ګرهی مقبل او ورسره ورسره بوشهره چې دا کلی دی، هغې ته دوائی نه ده رسیدلې، نو زه شکریه ادا کوم چې په هغه خبره پرون عمل اوشو، هغه اورسیده۔ او یو بله ګیله دا کوم چې اول مو شکریه ادا کړه، اوس ګیله کوم، ګیله هم دا ده چې په پارا چنار او په کرمه کښې زما Colleague چې د هغه PK- 96 نه انتخاب شوے دے، هغه شکریه ادا کړه او ضرور پکار ده چې د دوئ شکریه ادا کړی چې په کرمه کښې اپر کرم، پارا چنار ته هیلی کاپټر کښې دوائی رسیږی او هغې نه مریضان او کوم زخمیان دی، هغه راځی او زما د مقبل قوم غوز ګهړی او ورسره ورسره تری منګل او بوشهره اوسه پورې هغوی ته دا Facilities نه دی حاصل شوی، بیماران کوم مشران او زخمیان هلته کښې اوس هم پراته دی او ورسره زه به دا خبره اوکړم، لکه ما په اسمبلی فلور باندې د "زینبیون" او "فاطمیون" "مهدی ملیشا"' او تی تی پی او ورسره حزب اللّٰه دا خبره کړې وه او ما دا خبره هم کړې وه چې د اپر کرم Sorry، د لوئر کرم آپریشن کیږی، د سنټرل کرم آپریشن کیږی، د تی تی پی خلاف آپریشن کیږی، د "زینبیون" او "فاطمیون" د "مهدی ملیشیا" او د حزب اللّٰه خلاف آپریشن ولې نه کیږی؟ زما ملګری اووئیل چې که دا چرته حقیقت وی نو مطلب دې اسمبلئ نه ما تاسو رخصت کړئ، زه به هم دا خبره اوکړم چې تاسو د دې تحقیق اوکړئ

او چې کومه کميټي جوړه شوې ده، د دې انکوائرې دې اوشي چې آيا کوم چيک پوسټ د باب کرم چې هغې کښې "زينبيون" جهنډا لګيدلې ده او هغې کښې د يو ملا چې د هغه سر کټ شوے وو، هلته کښې چيک پوسټونو باندې هغه لګيدلے وو که نه؟ پارا چنار کښې چې کوم مين ګيټ دے چې هغې نه آرمي تښتولې شوې وه او که نه؟ هغې نه بعد کښې د سيکرټرې انجمن او زما دا Colleague ډير معزز ممبر چې هغه ته قومي ترانه اووئيلې شوه او دوباره په هغې کښې جهنډا چا اولګوله، آيا تاسو په هغې کښې موجود وئ او که نه؟ آيا چې هغه جهنډا په هغه ټائم کښې لرې شوه اولګيده، هغه بيا څه شے وو؟ د دې انکوائرې پکار ده چې اوشي او بل 12 اکتوبر باندې چې کومه واقعه شوې وه، ما د هغې مذمت کړے دے، نن هم زه د هغې بهرپور مذمت کوم او بيا چې په 21 نومبر باندې چې کومه واقعه شوې وه، د هغې زه مذمت کوم خو هغه ټي ټي پي چې کومه وه، هلته کښې يو کاظم نوم باندې کمانډر دے، هغه د دې پخپله دا قبوله کړې وه چې دا هر څه ما کړې دي، ديکښې زما د بګن د خلقو څه ګناه وه او زما دې علاقه باندې لشکر کشي اوشوه، د هغې څه ګناه وه چې زما دوکانونه جلاؤ، ګهيراؤ اوشو او زما کورونه وران شول اوسوزيدل، سوله هزار خلق بې کوره شول، هغې کښې د دوئ څه ګناه وه؟ خو زه په ديکښې ملګرې سره زما Colleague سره ملګرتيا کوم او دا غواړم چې په کرمه کښې د دې خلاف يو ځل ما سره دا هم وئيلې شي، زه به چلو دا خبره بيا اووايم چې نه "زينبيون" شته، نه "فاطميون" شته، نه "مهدي مليشا" شته خو ما سره دې دا هم اووائي کنه چې په کرمه کښې کوم غټه اسلحه موجود ده، هغه دې واپس راټوله کړې شي او پکار ده، لکه څنګه چې په ملک کښې په بله علاقه کښې په بله ضلع کښې يو پستول چا سره نه وي پاتې او زما په کرمه کښې دومره غټې غټې اسلحې ما سره موجود دي، دا عهد دې ماسره اوشي او پکار ده دا اسلحې چې کومې دي، دا به خپله رااوړي که چرته "زينبيون" کمانډر او دا چې موجود نه وي او هغه جهنډا او هغه چې کوم ويډيوز دي، د هغې تاسو ليبارټرې پراسيس، هغه ټيسټونه اوکړئ، هغه دروغ وو که رښتيا وو؟ ډيره ډيره مننه، خوشحاله او آباد اوسئ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ۔جناب عبیدالرحمان صاحب۔

<u>جناب عبیدالرحمان:</u> اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، میں اپنی بات کاآغاز پشتو کے ایک شعرسے کروں گا چې:

دا چې تنقيد کوي زمونږ په کردارونو باندې
مونږه د دغه زاهدانو ايمان هم پيژنو
اسماره خيال د آزادئ آزاد ګفتار غواړي

مونږ د خبرو نه ذهنی غلامان هم پیژنو

میڈم سپیکر صاحبہ، جب سے ہم اس اسمبلی میں آئے ہیں، بدقسمتی سے یہاں پر ہمارا واسطہ افلاطون اور بہلولوں (بہلول دانا) سے پڑا ہے، ہر دن ہمیں نئی نئی نصیحتیں اور تمیز سکھائی جاتی ہے، یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ جو فارم سینتالیس سے آئے ہوئے لوگ ہیں، ان کو آپ اور ہمارے سپیکر صاحب بڑا موقع بھی دیتے ہیں، چالیس چالیس اور پچاس پچاس منٹ کی تقریر بھی کرتے ہیں اور بعد میں یہ تیسرا چوتھا دن ہے کہ مسلسل وہ کورم کی نشاندہی کرتے ہیں، پھر وہ بات نہیں ہو پاتی، بہرحال میڈم سپیکر صاحبہ، 26 نومبر کے حوالے سے میں بعد میں بات کروں گا لیکن یہاں پر چند دن پہلے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بڑے عجیب انداز سے تقریر کی، اس کے Body languageاور باتوں سے تو یہی لگ رہا تھا کہ اس ملک کے اندر کچھ ہوا ہی نہیں اور سب سے بڑی دکھ کی بات بھی ہماری لئے یہی ہے کہ ہم26 نومبر کے شہیدوں پر رونا نہیں رو رہے بلکہ ہم اپنے شہیدوں کے، 26نومبر کے شہیدوں کے مذاق اڑانے پر رو رہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، بدقسمتی سے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب کی جو جماعت ہے، یہ ان کا وطیرہ رہا ہے، یہ ہمیشہ لاشیں بھی گراتے ہیں اور پھر ان کا مذاق بھی اڑاتے ہیں، ماڈل ٹاؤن کے اندر چودہ لاشیں گرائیں اور پھر ان کا مذاق اڑایا گیا، خود ان کے حلقے شانگلہ میں جب فارم پینتالیس سے سینتالیس بن رہا تھا، اس دن موصوف نے وہاں پر یا ان کی پارٹی نے یا لوگوں نے کتنی لاشیں گرائی تھیں، اس پر صاحب کو کتنا افسوس ہوا تھا؟ میڈم سپیکر صاحبہ، اصل بات یہ ہے کہ یہاں پر ہمیں ہمیشہ تمیز تمیز والی بات کی جاتی ہے، ہمیں یہ طعنے دیئے جاتے ہیں لیکن میں یہ بات کہوں گا کہ یہ لوگ ان کو تمیز کیوں نہیں سکھاتے جو ظلم کرتے ہیں؟ اس ملک میں یہ لوگ تمیز ان کو کیوں نہیں سکھاتے جو لاشیں گراتے ہیں؟ اس ملک میں یہ لوگ تمیز ان کو کیوں نہیں سکھاتے جو عورتوں کو گرفتار کرتے ہیں؟ یہ لوگ تمیز ان کو کیوں نہیں سکھاتے جو چھوٹے بچوں پر تشدد کرتے ہیں؟ یہ لوگ ان کو تمیز کیوں نہیں سکھاتے جو چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال کرتے ہیں؟ یہ لوگ ان کو تمیز کیوں نہیں سکھاتے جو مینڈیٹ چوری کرتے ہیں؟ یہ لوگ ان کو تمیز کیوں نہیں سکھاتے جو صرف رنگ اور نسل کی بنیاد پر اسلام آباد میں ناکے لگا کر گرفتاریاں کرتے ہیں؟ یہ لوگ ان کو تمیز کیوں نہیں سکھاتے جو صحافیوں کی جبری گمشدگی کرتے ہیں؟ میڈم سپیکر صاحبہ، یہ ایک لمبی لسٹ ہے، ہم اس میں ڈیٹیل میں جانا نہیں چاہتے، چونکہ ہمارا اس اسمبلی میں یہ پہلی بار ہے، ابھی ہم وہ سیکھ رہے ہیں لیکن ایک بات جو میں نے نوٹ کی، بار بار، احمد کنڈی صاحب آج اگر ہوتے تو اچھا ہوتا، وہ اسمبلی کے اس فورم پہ یہ بات بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ گزشتہ چودہ سالوں سے یہاں پر کوئی مارشل لاء نہیں لگا، اس کا سارا کریڈٹ اپنی پارٹی کو دیتے ہیں لیکن کیا احمد کنڈی صاحب ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ آج اس ملک میں جمہوریت ہے؟ کیا پوری پیپلز پارٹی ہمیں یہ بتا سکتی ہے کہ آج اس ملک میں جمہوریت نام کی کوئی چیز ہے؟ بے شک اس ملک میں ملٹری مارشل لاء نہیں لیکن ان لوگوں نے سول مارشل لاء اس ملک کے اندر لگایا ہوا ہے، اس ملک کے اندر لوگوں کے بنیادی حقوق چھین لئے گئے ہیں اور جو کچھ ہو رہا ہے، ایک بات اور، یہ کہ بار بار ہمیں بتایا جاتا ہے کہ آپ لوگ سڑکوں پر کیوں آتے ہیں؟ آپ لوگ بار بار اسلام آباد کا رخ کیوں کرتے ہیں؟ میں ایک بات بتاؤں گا کہ

ہم چاہتے کیاہیں؟پاکستان تحریک انصاف کیاچاہتی ہے؟یہ ایک بنیادی سوال ہے، ہم اس ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی چاہتے ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو آٹھ فروری کو ہمارا مینڈیٹ چوری ہوا تھا، اس کو واپس کیا جائے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے لیڈر امت مسلمہ کے عظیم لیڈر عمران خان سمیت ہمارے جتنے بھی بے گناہ کارکنان قیدوں میں ہیں، ان کو رہا کیا جائے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ صوبے میں ہمیں Reserved seats نہیں دی جارہی ہیں، ہمیں اپنی Reserved seats واپس کی جائیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہم ان چیزوں کا مطالبہ بار بار کرتے ہیں، جب یہ مطالبات ایوانوں کے اندر پورے نہیں ہوتے، ویسے بھی یہ قومی اور صوبائی اسمبلیاں بڑے افسوس کے ساتھ ہم کہہ رہے ہیں کہ ان کو اس نے برائے نام ایوان بنائے رکھا ہے، ان کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جب آپ ہمارے اوپر ظلم بھی کرتے ہیں، ہمارے قائد کو جیل میں بھی ڈالتے ہیں، ہمارے ہزاروں کارکنان کو بے گناہ گرفتار بھی کرتے ہیں، ہم سے نشان بھی چھین لیتے ہیں، ہمارا مینڈیٹ بھی چوری کرتے ہیں تو پھر ہم احتجاج نہ کریں تو کیا کریں؟ میڈم سپیکر صاحبہ، میں 26 نومبر کے حوالے سے یہ بات کروں گا کہ 26 نومبر پاکستانی تاریخ میں ایک سیاہ ترین دن کے طور پہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھا جائے گا، یہ وہ دن تھا جس میں اس ملک کے، اس ریاست کے بدمست ہاتھیوں نے اپنی طاقت اور اقتدار کے نشے میں رات کے اندھیرے میں بے گناہ شہریوں پر جو ہمارے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز تھے، ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کی تھی۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہم یہ سمجھ رہے تھے، ہم نے پڑھا بھی تھا کہ ریاست کی مثال ایک ماں کی طرح ہوتی ہے، اسی سوچ کو لے کر ہم اس ملک کے اندر احتجاج بھی کر رہے تھے اور کریں گے بھی ان شاء اللہ، اسلام آباد کی جانب گئے لیکن ریاست نے جو کچھ پاکستان تحریک انصاف کے نہتے اور مظلوم ورکرز کے ساتھ کیا، اس نے اس نظریئے کو ریاست کے ان بدمست ہاتھیوں نے غلط ثابت کر دیا کہ ریاست کی مثال واقعی ایک ماں کی طرح ہوتی ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں ایک دو باتیں پشتو میں کرنا چاہوں گا، د لته ځنګه چې ما خبره اوکړه، مونږ ته دلته ځنې خلقو نه افلاطون او بهلول جوړ شوي دي، مونږ ته همیشه د تمیز خبرې کوي، مونږ ه ته د انقلاب لارې ښائی خو که د هغه په دې صوبه کښې د 2008ء نه واخله د 2013ء پورې پینځه کاله دور حکومت تاسو اوګورئ نو هغه د دې ملک په تاریخ کښې د ټولو نه هغه بدترین حکومت وو چې په کوم کښې د پښتنو ټولو نه سیوا لاشونه لویدلی وو او د دې پښتنو قتل عام ئے کړے وو، د دې پښتنو سوداګانې ئے کړې وې، نن هغه خلق مونږ ته د انقلاب درس راکوی او مونږ ته پیغورنه کوی۔ میډم سپیکر صاحبه، دغه پینځه کاله دور د دوئ خپل لیډر چې وو، هغه په دې ملک کښې نه وو، هغه ملیشیا ته تلے وو او چې کله په 2013ء کښې د پاکستان تحریک انصاف حکومت راغلو، هغه لیډر چې هغه ته پته اولګیده چې اوس حالات برابر دی، په خپل حکومت کښې نه شو راتللے او زمونږ په حکومت کښې هغه دلته پاکستان ته راغلو۔ (تالیاں) میډم سپیکر صاحبه، د هغه لیډر نن په دې یوه خوش فهمئ کښې مبتلا دے

چې په پاکستان تحریک انصاف دې پابندی اولګولې شی، دا خو د اسټبلشمنټ وړه شان مهره ده، د دې خبرو څه اهمیت نشته خو زه یوه خبره کوم چې پاکستان تحریک انصاف باندې آٹھ فرورئ کښې اسټبلشمنټ خپل هر طاقت استعمال کړے دے، هغه د دې ریاست هره مشینری استعمال کړې ده، هره اداره ئے استعمال کړې ده خو د پاکستان تحریک انصاف لار چا نه ده نیولې، که نن ایمل ولی غوندې خلق راشی او هغه د پاکستان تحریک انصاف د پابندئ خبرې کوی نو دا د هغوی یو سوچ دے، یو وهم دے، یو ګمان دے او په اخره کښې یو خبره کوم چې ANP عوامی نیشنل پارٹی، دا ان شاءاللہ پی ٹی آئی درې الفاظو ته رامختص کړې ده چې A باندې هسې، N باندې ناسته، P باندې پاسته، د دې نه ان شاءاللہ "هسې ناسته پاسته" جوړه شوې ده، باقی د دوئ هیڅ کردار نه دے پاتې۔ (تالیاں) ډیره زیاته مهربانی، شکریه جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ عبید الرحمان صاحب۔ مخدوم سید آفتاب صاحب، آپ نے 09 دسمبر 2024ء کو قرارداد اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کی ہے، آپ اس کی Admission تک انتظار کریں، آپ کو موقع دیا جائے گا، اس وقت آپ سپیچ کر سکتے ہیں۔

<u>مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>ایک رکن</u>: آپ کرتے ہیں بات۔

<u>مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر</u>: تھینک یو میڈم سپیکر صاحبہ، میں آپ کی توجہ ایک چیز پہ لانا چاہتا ہوں، یہاں پہ ہمارے پی ایف سی کے تحت تیس پرسنٹ شیئر ملتا جو تمام تحصیلوں کو Equal دیا جاتا ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارے صوبے میں ایک سو تیس (130) تحصیلیں ہیں جن میں صرف چھپن (56) کو یہ شیئر دیا گیا ہے، باقی کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے۔ میرا اس ایوان سے، یہاں کے معزز ممبران سے، حکومت وقت سے یہ سوال ہے کہ جہاں ہم ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں، جہاں ہم چاہتے ہیں کہ ہم ریاست مدینہ بنائیں گے، اپنے لوگوں کی جان و مال کا تحفظ کریں گے، وہاں پہ یہ دو رائے کیسے ہو سکتی ہیں؟ آپ کے لیڈر جناب عمران خان صاحب ہمیشہ ایک بات کرتے تھے کہ ہمیں دو نہیں ایک پاکستان چاہیئے، جہاں گیارہ سالوں سے جس صوبے میں حکومت ہے، وہاں پہ یہ دوہرا معیار کیوں ہے؟ میم! جب چھپن (56) تحصیلوں کو آپ فنڈ ریلیز کر رہے ہیں تو جو باقی ماندہ ایک سو تیس (130) میں سے Plus sixty (60+) تحصیلیں ہیں، ان کو وہ فنڈز کیوں نہیں دیئے گئے؟ یہ ویژن آپ کا تھا کہ ہم ریاست مدینہ کے تحت اس نظام کو چلائیں گے لیکن ہمیں تو ریاست مدینہ بالکل یہاں پہ نظر ہی نہیں آ رہی، جب بات کرتے ہیں تو ہمیشہ آپ کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، ہم اس ظلم میں آپ کے ساتھ کھڑے ہیں کہ جو خیبر پختونخوا کا جمہوری حق ہے، وہ انہیں ملنا چاہیئے، جو یہاں پارٹی کا جمہوری حق ہے کہ اس کو جلسے جلوسوں کی اجازت ہونی چاہیئے، وہاں پہ تو ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن جہاں آپ خیبر پختونخوا کے Elected لوگوں کے حقوق سلب کر رہے ہیں، ان کے حقوق کھا رہے ہیں تو آپ ہمیں بتائیں، ہم کس کے پاس جائیں، کون اس بات کا جوابدہ ہے؟ ہم بات کرتے ہیں کہ ریاست مدینہ، ریاست

مدینہ گیارہ سالوں سے یہ قوم ریاست مدینہ کا نام سن رہی ہے، آپ مجھے بتائیں کہ کہاں پہ کون سے اقدامات اس صوبے میں کئے گئے ہیں کہ جہاں پہ ہمیں نظر آئے کہ یہ ریاست مدینہ ہے؟ گیارہ سال گزر گئے، کوئی معاشی سسٹم اس صوبے کو آپ نہیں دے سکے، گیارہ سال گزر گئے، لوگوں کی زندگی کا معیار دن بہ دن نیچے جارہا ہے، لوگوں کو تعلیم کا اور ایجوکیشن کا جو آپ کا Infrastructure ہے وہ Damage ہوتا جارہا ہے، پانی کے مسائل دن بہ دن اس صوبے میں بڑھتے جارہے ہیں، امن وامان کی یہ Condition کہ آپ کے صوبے میں Settle علاقہ بہت کم رہ گیا ہے، ہر جگہ پہ آپ کے قبضے ہو چکے ہیں، تنظیموں کی طرف سے تو یہ گیارہ سالوں سے ہم کیسے ریاست دیکھ رہے ہیں، اگر آپ دیکھیں، ہمیں یہ قوم نے یہاں پہ صرف ان باتوں کے لئے نہیں بھیجا کہ ہم نے ان بچوں کے مستقبل کو بھول کر ہم کسی اور طرف نکل پڑے ہیں، ہم اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے، صحت کے لئے کیا کر رہے ہیں، آج اس حکومت کو ایک سال ہونے کو ہے، یہ تیسرا Tenure ہے، اس گورنمنٹ کا، لیکن چیزیں دن بہ دن بد سے بدتر ہوتی جارہی ہیں، جن لوگوں کو اگر آج ہم ادھر بیٹھے ہیں، سارے لوگ تو Elect ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں لوگوں نے ووٹ دیا ہے، اس ووٹ کی طاقت سے ہم یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن جن تحصیل ممبران کو لوگوں نے Select کیا تھا، آج ان کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے کہ من مانی تحصیلوں میں آپ نے فنڈز ریلیز کر دیئے ہیں، کیا باقی خیبر پختونخوا کے لوگ نہیں، کیا ان لوگوں کا، جو ممبران Elect ہو کر ان اسمبلیوں میں بیٹھے تھے، کیا وہ اپنے لوگوں کا کام نہ کریں، کیا وہ تحصیلیں جہاں پہ فنڈز نہیں جارہے، کیا ان لوگوں کی زندگی کا آپ معیار بلند نہیں کرنا چاہتے؟ تو میں آپ سے، اس ہاؤس سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Last time جب باجوڑ کا واقعہ ہوا تھا، میرے پیارے دوست میناخان صاحب بھی موجود تھے، اس وقت بھی یہ بات ہوئی تھی کہ یہ آپ لوگوں کی چیز ہے، Democracy میں ہمیشہ اگر لوگ جس کو Select کرتے ہیں تو عمران خان کا ویژن ہے کہ ان لوگوں کو آپ سپورٹ کریں لیکن آج کیا ہو رہا ہے کہ کسی اپوزیشن کو جو چاہے تحصیل میں ہے، چاہے اس معزز ایوان میں ہے، اس کو بالکل دیوار کے ساتھ لگا کر رکھا ہوا ہے، تو میم! یہ تو یہاں پہ بیٹھ کر ہمیں ریاست مدینہ کی نام نہاد باتیں نہ سنائی جائیں کہ اگر آپ نے واقعی ریاست مدینہ بنانی ہے، آپ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں وہ کام ہو جو ریاست مدینہ میں ہو، آپ ریاست مدینہ کی مثالیں تو دیتے ہیں، ریاست مدینہ میں یہ تھا کہ جو زکوۃ کا نظام حضور ﷺ نے شروع کیا تھا، ایک ایسا ٹائم آگیا کہ زکواۃ پڑی ہوتی تھی اور لینے والا کوئی نہیں ہوتا تھا، ہمیں حضرت یوسفؑ کے حسن کے بارے میں بتایا جاتا ہے لیکن ان کے معاشی نظام کو کبھی آپ نے نہیں دیکھا، آپ حضرت سلیمانؑ کی ہمیں جنوں کی باتیں تو بتائی جاتی ہیں لیکن ان کے جو معاہدات تھے، جنہوں نے فلسطین کے درمیان اور یمن کے درمیان جو Economic zones بنائے تھے، ان کا ذکر آپ نے کبھی آج تک نہیں کیا، خدارا اس چیز کو دیکھیں، صوبہ دن بہ دن بد سے بدحالی کی طرف جارہا ہے، ایک ایسا ٹائم نہ آجائے کہ آپ کو جہاں تک، آج یہ بات اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ خیبر پختونخوا کے لوگ عمران خان کے ساتھ سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں، آپ کو وہاں سے لوگ نظر آتے ہیں، پنجاب سے، سندھ سے یا بلوچستان سے، آپ کے ہر دھرنے میں خیبر پختونخوا ہی کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ وہ آج بھی آپ پہ اعتماد کر رہے ہیں، آج

بھی Youth کا ایک ایک بچہ آپ کی طرف نگاہ کر کے بیٹھا ہوا ہے کہ آپ ہمارے لئے کچھ کریں، ایسا وقت نہ آ جائے کہ یہ لوگ آپ کے خلاف ہو جائیں۔ جہاں تک انتظامی امور کا اور آپ کے سامنے جو حالات ہیں، کرم میں کیا ہو رہا ہے؟ وزیرستان میں کیا ہو رہا ہے؟ ٹانک میں کیا ہو رہا ہے؟ لکی میں کیا ہو رہا ہے؟ بنوں میں کیا ہو رہا ہے؟ میم! یہ سوچنے کی چیزیں ہیں، آپ ہم سب یہاں پہ اس لئے آئے ہیں کہ ہم اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر سکیں، ہم ان کی ترقی کے لئے کام کر سکیں، ہم اپنے صوبے کے Infrastructure کے اوپر کام کر سکیں، یہ چیزیں آج کہیں بھی نظر نہیں آتیں، تو میری ریکویسٹ ہے آپ سے، اس ایوان کے حکومتی ممبران سے کہ آپ بیٹھیں اور ان کو ان تحصیلوں کا حق ضرور دیں، ان ممبران کو آپ حق دلوانے میں ان کا ساتھ دیں تاکہ یہ صوبہ ترقی کی طرف گامزن ہو جائے، ہم ایک خوشحال خیبر پختونخوا میں جیئیں۔ بڑی مہربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ، .Thank you so much جی جناب جلال خان صاحب۔

جناب جلال خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، پشاور پبلک سکول اینڈ کالج کے ٹیچر صاحبان اسمبلی کے باہر آئے ہیں، Protest کر رہے ہیں، ان کو کئی مہینوں سے، پچھلے کئی مہینوں سے ان کو، محترمہ سپیکر صاحبہ، Attention، ان کو، پشاور پبلک سکول اینڈ کالج کے ٹیچر صاحبان باہر آئے ہیں، Protest کر رہے ہیں، ان کو پچھلے کئی مہینوں سے ان کی Salaries نہیں ملی ہیں، وزیر تعلیم صاحب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ Kindly اس مسئلے کا حل نکلوالیں، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں مینا خان صاحب سے گزارش کروں گی کہ آپ جا کر ان لوگوں کا سنیں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں؟ میرے خیال سے یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تو نہیں ہے لیکن پھر بھی ہمارے شہری ہیں، ان کے پاس جائیں، ان کے کچھ مطالبات ہیں، آپ اپنے ساتھ کچھ منسٹرز کو لے لیں، ان کی بات سن لیں، ان کے مطالبات، آپ کی مہربانی ہو گی۔ جی مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: .Thank you very much میڈم، ایسا ہوا کہ یہاں ایک Resolution unanimously ہم سب نے پاس کی تھی، میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ میں وزیر برائے اسٹیبلشمنٹ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن عمر کی حد کو تیس سے بڑھا کر پینتیس سال کرنے کے لئے 31 مئی 2024ء کو قرارداد نمبر 16 متفقہ طور پر ہاؤس سے منظوری حاصل کی گئی تھی، اسٹیبلشمنٹ نے جواب میں خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کے قواعد میں ترمیم لانے کا کہا، 24 اکتوبر 2024ء وزیر اعلیٰ اور کابینہ کے سولھویں میٹنگ میں اسٹیبلشمنٹ کو خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن ترمیمی عمل کا آغاز کرنے کی ہدایت دی گئی تھی، کابینہ نے کمیشن کے Function کے قاعدہ (6) میں ایک ساتھ ترمیم کی بھی منظوری دی تھی اور متعلقہ نوٹیفکیشن 29 نومبر 2024ء کو جاری کر دیا گیا تھا، تاہم پی ایم ایس کے قواعد میں عمر اور پوسٹوں کی حد میں اضافہ ابھی تک اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں تاخیر کا شکار ہے، اس کے نتیجے میں خیبر پختونخوا کے ہزاروں نوجوانوں میں شدید بے چینی کی کیفیت پائی جاتی ہے، ان کے پانچ قیمتی سال ضائع

ہو رہے ہیں۔ میڈم، اصل بات یہ ہے کہ یہ 2020ء کے بعد ابھی تک پبلک سروس کمیشن کا کوئیExam ہی نہیں ہوا، پھر اس دوران کیونکہ اس میںGap آگیا، لوگ Overage ہو گئے، اس سلسلے میں ہم یہ ریزولیوشن لے کر آئے تھے، اس کوUnanimously passاور کیبنٹ نے بھی اس کے اوپر غور کر کے اس کوApprove کر دیا تھا، They have directed to Establishment department کہ بھئی اس میں ترمیم لے کر آؤ But ابھی تک یہ تاخیر کا شکار ہے اور کیبنٹ کی بات کو بھی نہیں مانا جار ہا اور ادھر کی ریزولیوشن کو بھی نہیں مانا جا رہا، میں نے کیبنٹ کے ممبران اور وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ اس لئے مبذول کروائی ہے کہ آپ اپنےDecision کے اوپر عمل کروائیں، اسٹیبلشمنٹ سے، تاکہ یہ نوجوان جو ہمارے ہیں، ان کا جو قیمتی سال ہے وہ ضائع ہونے سے بچ سکے، Thank you very much.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ مشتاق غنی صاحب۔ میں سہیل خان آفریدی صاحب سے گزارش کروں گی کہ وہ ایشو جو مشتاق غنی صاحب نے بتایا ہے، یہ بہت ضروری پوائنٹ ہے، اس پر آپ وزیر اعلیٰ صاحب کو آگاہ کریں اورFurther اس کے لئے ایک گروپ بنائیں، اس پر کام کریں، یہ بہت ضروری ہے، یہ سہیل آفریدی صاحب، اب میں اجلاس کو ملتوی کرتا ہوں۔

We will meet again on 2:00 pm, Monday, 16th December, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 دسمبر 2024ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)